REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

خطبہ نمبر ۲۱

یکشنبہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ

جلد ۴۷/۱۲ | ۲ وفا ۱۳۳۷ھ ش | ۲ جولائی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۵۲

مری میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نے نماز عید پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

ربوہ یکم جولائی ۔ مری سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۲۹ جون کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید پڑھائی جس کے بعد حضور نے قربانی کے موضوع پر ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جو قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ خطبہ میں حضور نے فرمایا کہ یہ زمانہ خصوصیت کے ساتھ قربانیوں کا زمانہ ہے۔ اس میں وہی قوم زندہ رہ سکتی ہے اور ترقی کر سکتی ہے۔ جو عملاً ہر وقت قربانیوں کے لئے آمادہ رہے۔ حضور نے فرمایا۔ عیسائیوں نے قربانیاں کیں۔ اور آج تک ان کی نسلیں اس قربانی سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے آہستہ آہستہ اس سبق کو فراموش کر دیا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے ناقابل تلافی نقصان اٹھایا۔ اب ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ متواتر اور مسلسل دین کی راہ میں قربانیاں کر کے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو قریب سے قریب تر کر دے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔۔

جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب نہایت کامیابی سے منائی گئی

یوگوسلاویہ۔ ٹرکی۔ مصر۔ افغانستان اور دیگر متعدد ممالک کے مسلمان اور بہت سے غیر مسلم معززین اس تقریب میں شامل ہوئے

جرمنی اور سوئٹزرلینڈ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان دونوں مقامات کے احمدیہ مشنوں نے نہایت کامیابی اور اہتمام کے ساتھ عید الاضحیہ کی مبارک تقریب منائی۔ ہر دو مقامات پر مقامی احمدیوں اور دیگر مسلمان دوستوں کے علاوہ مختلف بیرونی ممالک کے مسلمان بھی نماز عید میں شامل ہوئے۔ متعدد غیر مسلم معززین نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ ہر دو مقامات سے آمدہ تاروں کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ہیمبرگ (مغربی جرمنی) ۲۹ جون "آج یہاں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب بڑی کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ مقامی احباب کے علاوہ یوگوسلاویہ، ٹرکی، مصر، افغانستان، بھارت اور پاکستان کے مسلمانوں نے بھی ہماری مسجد میں نماز عید ادا کی۔ اس موقعہ پر متعدد غیر مسلم معززین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ نماز اور خطبہ عید کے بعد مہمانوں کے اعزاز میں دعوت بھی کی گئی۔ اس موقعہ پر پریس کے نمائندے بھی موجود تھے"۔

عبد اللطیف انچارج احمدیہ مشن جرمنی

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۲۹ جون "آج ہم نے عید الاضحیٰ کی تقریب بڑے اہتمام سے منائی۔ مقامی احمدیوں کے علاوہ دیگر مسلمان دوست بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ خطبہ عید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا ذکر کیا گیا اور اور اس قربانی کی روشنی میں اسلام اور احمدیت کے پیغام کو پیش کیا گیا"۔

ناصر احمد انچارج سوئٹزرلینڈ مشن

اخبار احمدیہ

— ربوہ یکم جولائی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— ربوہ یکم جولائی۔ ایک عرصہ کی شدید گرمی کے بعد آج صبح پونے ۹ بجے اس موسم کی پہلی بارش ہوئی۔ جو نصف گھنٹہ کے قریب جاری رہی۔

— لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی بیماری خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ اور آپ حد درجہ کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب محترم مولوی صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت عطا فرمائے۔

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

ربوہ ۳۰ جون۔ کل سات بجے صبح اہلیان ربوہ نے مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں نماز عید الاضحیٰ ادا کی۔ جس کے بعد آپ نے خطبہ دیتے ہوئے بتایا کہ آج کا دن حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی قربانی کی یاد دلاتا ہے۔ ان تینوں کی قربانی مردوں، بچوں اور عورتوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ عید قربانی کی عید ہے۔ اور انبیاء کی بعثت کا زمانہ قربانیوں کی عید ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ

اَلْیَوْمُ یَوْمُ عِیْدٍ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَانٍ کہ یہ زمانہ جو مسیح موعود کا زمانہ ہے عید کا زمانہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں ایک خاص شان ظاہر کرتا ہے۔ اور اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ اسلام کو پھر ترقی دے۔ اور اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔ پس ہمارے لئے خاص طور پر قربانی کی عید مقدر ہے۔ ہمیں قربانیاں کرنی چاہئیں۔ اور یہ قربانیاں ہمیں عید معلوم ہونی چاہئیں۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جان، مال اور وطنوں کی قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہے کہ یہی وہ سبق ہے جو اس عید سے ہمیں حاصل ہوتا ہے۔

صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم جولائی۔ کل بعد دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے لاہور سے بذریعہ فون اطلاع دی۔ کہ ان کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا کو خدا تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ بخار ۹۹ تک اتر آیا ہے اور عام حالت بھی بہتر ہے۔ ایمٹن اور سٹیپٹو مائی سین کے ٹیکے لگ رہے ہیں۔ ڈاکٹر نے پہلی دفعہ تسلی کا اظہار کیا ہے۔ البتہ کمزوری ابھی بہت ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبۂ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے حضور گرو اور اسی سے مدد مانگو کہ یہی ہماری کامیابی اور ترقی کا اصل ذریعہ ہے

خدائی جماعتیں اگر کثرت سے ذکرِ الٰہی کریں تو اس کے نتیجہ میں

اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اُتر کر اُن کی مدد کرتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ جون ۱۹۵۸ء - بمقام مری

(یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی))

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃً فاثبتوا و اذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون (انفال ع ۶)

اس کے بعد فرمایا:-

اسلام کی ہر بات چونکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور اس کا مقصد

انسان کی صحیح راہنمائی

کرنا اور اسے ایسے راستہ کی طرف لے جانا ہے جو ہر لحاظ سے اس کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اس لئے بسا اوقات وہ ایسی تعلیم پیش کرتا ہے جو دنیا سے نرالی ہوتی ہے۔ دنیا میں جب قومیں آپس میں لڑتی ہیں تو حکومتیں اپنے سپاہیوں کو خوب شرابیں پلاتی ہیں۔ تاکہ انہیں ہوش نہ رہے اور موت کا ڈر ان کے دلوں سے جاتا رہے۔ لیکن اسلام اس کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو! جب تم دشمن کے مقابلہ میں لڑائی کے لئے صف آرا ہو جاؤ۔ تو ایک تو اپنے اندر استقلال پیدا کرو۔ اور اس کے مقابلہ میں مضبوطی سے ڈٹے رہو۔ اور دوسرے اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کیا کرو۔ یعنی موت کو اپنے سامنے رکھو گویا حکومتیں تو موت کو بھلا کر لڑواتی ہیں۔ اور اسلام موت کو یاد دلا کر لڑواتا ہے۔ یہ ایک نہایت ہی

نمایاں فرق ہے

جو اسلامی تعلیم اور موجودہ زمانہ کے طریق کار میں پایا جاتا ہے۔ اسلام نے تو شراب کو یوں بھی حرام کیا ہوا ہے۔ لیکن یورپین حکومتیں جنگ کے دنوں میں اپنے سپاہیوں کی شراب دوگنی کر دیتی ہیں۔ تاکہ انہیں یہ ہوش ہی نہ رہے کہ وہ کس حالت میں ہیں۔ مگر اسلام اس کے الٹ کرتا ہے۔ اور بجائے یہ کہنے کے کہ شراب پیو وہ کہتا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ کیونکہ فتح اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ ظاہری سامانوں سے فتح حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے بعد فرماتا ہے۔ کہ اگر تم ایسا کرو گے تو لعلکم تفلحون شاید تم کامیاب ہو جاؤ۔ اس جگہ

معترض اعتراض کیا کرتے ہیں

کہ کیا اللہ تعالیٰ کو یہ پتہ نہیں تھا۔ کہ اگر لوگ ایسا کریں گے تو وہ کامیاب ہوں گے۔ اور اگر پتہ تھا تو پھر اس نے "شاید" کا لفظ کیوں استعمال کیا۔ مگر یہ ان کی جہالت کی بات ہے۔ انہوں نے لغت کی کتابوں کو نہیں دیکھا۔ لغت میں لعلّ کے استعمال کے بارے میں لکھا ہے کہ بے شک اس کے معنے شبہ کے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس سے بولنے والے کے

دل کا شبہ

مراد ہو۔ بلکہ کبھی اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ جن لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے۔ ان کے دلوں میں کوئی شبہ ہے۔ اور کبھی مخاطب کے علاوہ دوسرے لوگوں کے شبہ کا ذکر مراد ہوتا ہے۔ گویا بولنے والے کو تو یقین ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے درست ہے۔ اور وہ قطعی اور یقینی ہے۔ مگر جس کو مخاطب کیا جا رہا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اس کو کوئی شبہ ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ اس کے علاوہ دوسروں کو کوئی شبہ ہوتا ہے پس

لعلکم تفلحون کے یہ معنے

ہیں کہ تمہاری فتح تو یقینی ہے۔ لیکن اگر تم ذکر الٰہی کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا۔ کہ دوسرا آدمی جو تمہاری فتح کو ناممکن سمجھتا ہے۔ وہ بھی خیال کرنے لگ جائے گا۔ کہ شاید تم لوگ جیت جاؤ۔ انسانی اندازے چونکہ ظاہر پر ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم ذکر الٰہی کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہے۔ تو وہ تمہاری کامیابی کے ایسے سامان پیدا فرما دے گا۔ کہ تمہارا مخالف جو پہلے تمہاری فتح کو ناممکن سمجھتا تھا وہ بھی سمجھنے لگ جائے گا۔ کہ اب تو ایسے سامان نظر آ رہے ہیں کہ شاید یہ لوگ جیت ہی جائیں۔ اللہ تعالیٰ تو پہلے ہی جانتا ہے کہ مسلمان کامیاب ہوں گے۔ اور خود مسلمانوں کو بھی یقین ہوتا ہے کہ وہ جیتیں گے اور دشمن ہارے گا مگر فرماتا ہے۔ اس کے بعد ایسے سامان پیدا ہوں گے۔ کہ جن کے نتیجہ میں دشمن بھی خیال کرنے لگ جائے گا۔ کہ شاید یہ مسلمان جیت ہی جائیں۔ چنانچہ

بدر کے میدان میں

جب صحابہؓ جمع ہو گئے اور کفار بھی لڑائی کے لئے آ گئے۔ تو کفار میں سے بعض نے اپنے سرداروں کو مشورہ دیا کہ مسلمانوں سے لڑائی کرنے کی بجائے صلح کر لینی چاہیئے۔ اس پر جو لوگ صلح کرنا نہیں چاہتے تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو جس کا کوئی بھائی کسی پہلی جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا اکسایا اور اسے کہا کہ تم شور مچانا شروع کر دو کہ میرا بھائی ان مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ مگر آج میری قوم اس کا بدلہ لینے کے لئے تیار نہیں۔ عربوں میں رواج تھا کہ ایسے موقعہ پر چادر کھول کر سر پر رکھ لیتے۔ اور پھر رونا شروع کر دیتے۔ اسی طریق کے مطابق اس نے بھی چادر کھول کر سر پر رکھ لی۔ اور پھر رونے پیٹنے لگ گیا۔ اور اس نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ ہائے میرے بھائی، تیری قوم نے تجھے چھوڑ دیا۔ اور وہ تیرا بدلہ لینے کے لئے تیار نہیں ہے جب اس نے اس طرح شور مچایا تو قوم کے اندر

جوش پیدا ہو گیا

اور سب کے سب مسلمانوں سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جب مقابلہ کا فیصلہ ہو گیا تو ابوجہل نے ایک سردار کو بلایا اور اسے کہا کہ تم ذرا جا کر پتہ تو لو کہ مسلمان کتنے ہیں۔ وہ

نظر تو تھوڑے آتے ہیں لیکن ممکن ہے کچھ پہاڑی کے پیچھے بھی چھپے ہوئے ہوں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ واذ یریکموھم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلاً ویقللکم فی اعینھم (انفال ع۵) یعنی اسوقت کو یاد کرو جبکہ وہ ان کفار کو تمہاری نگاہ میں لڑائی کے وقت بالکل حقیر کر کے دکھاتا تھا اور تمہیں ان کی نظر میں تھوڑے کر کے دکھاتا تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ شاید کچھ لوگ پہاڑی کے پیچھے بھی چھپے ہوئے ہوں۔ وہ گیا اور اسلامی لشکر کا جائزہ لینے کے بعد واپس آگیا۔ جب وہ واپس آیا تو کفار نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ تمہاری مسلمانوں کے متعلق کیا رائے ہے۔ اس نے کہا میری رائے تو یہی ہے کہ مسلمانوں سے لڑنا نہیں چاہیئے۔ انہوں نے کہا پہلے تم یہ بتاؤ کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ اس نے کہا تعداد تو تھوڑی ہے یہی تین سو یا سوا تین سو کے قریب ہیں اور پہاڑی کے پیچھے کوئی لشکر بھی نہیں۔ کیونکہ میں ان کے باورچی خانہ میں گیا تھا اور میں نے دیکھا کہ تین سو یا سوا تین سو آدمیوں کے لئے جتنے اونٹ ذبح ہونے ضروری تھے اتنے ہی اونٹ انہوں نے ذبح کئے تھے اس لئے جہاں تک ان کی تعداد کا سوال ہے۔ وہ تو اتنی ہی ہے۔ مگر پھر بھی

میرا مشورہ یہی ہے

کہ لڑائی نہ کرو۔ انہوں نے کہا یہ کیسی بزدلی کی بات ہے جب وہ تھوڑے سے آدمی ہیں۔ تو پھر لڑائی سے ڈرنے کے معنے ہی کیا ہوئے۔ وہ کہنے لگا۔ اے میری قوم وہ آدمی تو تھوڑے ہی ہیں۔ مگر خدا کی قسم جب میں انہیں دیکھنے گیا تو مجھے اونٹوں پر آدمی نظر نہیں آئے بلکہ مجھے موتیں نظر آئیں جو ان اونٹوں پر سوار تھیں۔ یعنی ان لوگوں کے چہروں سے ایسا عزم ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر شخص اس بات کے لئے آمادہ ہے کہ اگر لڑائی ہوئی تو ہم مر جائیں گے یا دشمن کو مار ڈالیں گے۔ پس اگر لڑائی ہوئی تو ان میں سے ہر شخص تمہارے لئے ملک الموت بن جائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا لڑائی ہوئی تو مکہ کے تمام بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ ابوجہل بھی میدان جنگ میں مارا گیا اور سارے مکہ میں ماتم برپا ہوگیا۔ یہ فتح ان کو اس لئے حاصل ہوئی کہ ان کے سامنے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم رہتا تھا۔ کہ دیکھو جب لڑائی ہو تو واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون خدا تعالیٰ کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ تاکہ تمہیں فتح حاصل ہو۔ اور اس کا غضب تمہارے دشمن پر نازل ہو۔ جب

روم کیساتھ مسلمانوں کی لڑائی ہوئی

تو رومی جرنیل نے ایک وفد بھیجا اور اسے کہا کہ تم مسلمانوں کے لشکر کو جا کر دیکھو اور پھر واپس آکر بتاؤ کہ ان کی کیا کیفیت ہے۔ وہ وفد اسلامی لشکر کا جائزہ لیکر واپس گیا تو اس نے کہا ہم دیکھ آئے ہیں وہ آدمی تو بہت تھوڑے سے ہیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی جن ہیں۔ کیونکہ ہم نے دیکھا کہ وہ دن کو لڑتے ہیں اور رات کو تہجد پڑھنے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہمارے سپاہی جو دن بھر کے تھکے ہوئے ہوتے ہیں وہ تو رات کو شراب پیتے ہیں۔ ناچ گانے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان کاموں سے فارغ ہوتے ہیں تو آرام سے سو جاتے ہیں مگر وہ لوگ کوئی عجیب مخلوق ہیں کہ دن کو لڑتے ہیں اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے اور اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں سے ہمارا لڑنا بے فائدہ ہے غرض اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ خدائی جماعتوں کو ہمیشہ

الٰہی مدد

سے فتوحات حاصل ہوا کرتی ہیں۔ جب وہ کثرت سے خدا تعالیٰ کو یاد کرتی ہیں تو اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ بھی آسمان سے اترتا اور ان کی مدد کرتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو عرب کی ساری آبادی ایک لاکھ اسّی ہزار تھی مگر انہوں نے روم جیسے ملک سے ٹکر لے لی جس کی بیس کروڑ کی آبادی تھی۔ پھر انہوں نے کسریٰ کے ملک پر حملہ کر دیا۔ اور اس کی آبادی بھی بیس تیس کروڑ تھی۔ گویا پچاس کروڑ کی آبادی رکھنے والے ممالک پر ایک لاکھ اسّی ہزار کی آبادی رکھنے والا ملک حملہ آور ہوا۔ اور پھر یہ ملک اتنے طاقتور تھے۔ کہ ہندوستان بھی ان کے ماتحت تھا۔ چین بھی ان کے ماتحت۔ اسی طرح ٹرکی، آرمینیا عراق اور عرب کے اور کے ممالک یعنی فلسطین اور مصر بھی ان کے ماتحت تھے۔ مگر باوجود اتنی کثرت کے مٹھی بھر مسلمان نکلے تو انہوں نے ان لوگوں کا صفایا کر دیا۔ اور بارہ سال کے عرصہ میں ان کی فوجیں قسطنطنیہ کی دیواروں سے جا ٹکرائیں

حضرت ابو ایوب انصاری

اس وقت زندہ تھے اور وہ بھی ان جنگوں میں شامل تھے قسطنطنیہ کی دیواروں کے نیچے انہیں تیر لگا اور وہ شہید ہو گئے۔ چنانچہ آج تک قسطنطنیہ میں ان کی یادگار قائم ہے۔ یہ فتوحات جو مسلمانوں کو حاصل ہوئیں صرف ذکر الٰہی کا نتیجہ تھیں۔ لیکن جب مسلمان بگڑ گئے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیا تو اس وقت ان کی یہ حالت ہوئی کہ جب ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کیا تو مسلمان ایک بزرگ کے پاس گئے اور اسے کہا کہ دعا کریں بغداد سخت خطرہ کی حالت میں ہے۔ انہوں نے کہا میں رات کو دعا کروں گا۔ تم صبح میرے پاس آنا۔ جو کچھ جواب ملے گا وہ بتا دونگا۔ جب وہ صبح کو آئے تو انہوں نے کہا میں تمہارے لئے کیا دعا کروں۔ میں تو جب بھی ہاتھ اٹھاتا تھا مجھے اللہ تعالیٰ کے ملائکہ کی یہ آوازیں آتی تھیں کہ یا ایھا الکفار اقتلوا الفجار۔ یعنی اے کافرو ان فاجر مسلمانوں کو خوب مارو۔ کیونکہ یہ مسلمان ہی نہیں رہے۔ اب بتاؤ جب خدا کہہ رہا ہے کہ ان مسلمانوں کو مارو تو میری دعائیں کیا کریں گی۔ غرض جب تک مسلمانوں میں ذکر الٰہی رہا ان کے تھوڑے سے تھوڑے آدمیوں نے بڑے بڑے ملکوں کو جھکا دیا۔ لیکن جب مسلمانوں میں سے ذکر الٰہی اٹھ گیا اور

اللہ تعالیٰ کے احکام پر

عمل جاتا رہا تو ان کی حالت یہاں تک گر گئی کہ جب ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کیا تو اس کے دس دس آدمی دو دو لاکھ کی آبادی رکھنے والے ملکوں میں جاتے تو مرد عورتیں اور بچے سب بھاگ کھڑے ہوتے۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان اپنے اندر اتنی طاقت محسوس کرتے تھے کہ ایک دفعہ جب روم کے بادشاہ نے دیکھا کہ اس کی فوج کو بار بار شکست ہو رہی ہے اور اسے اپنی سلطنت کے متعلق خطرہ محسوس ہوا تو اس نے اپنے ایک جرنیل کو جس کا نام ہامان تھا بلوایا اور اسے کہا کہ تم بڑے بہادر ہو۔ میں تمہیں مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے بھجواتا ہوں۔ اگر تم جیت گئے تو میں اپنی لڑکی کی تم سے شادی کر دوں گا۔ اور آدھا ملک تم کو دیدوں گا۔ تمہارا کام یہ ہے کہ تم کسی طرح مسلمانوں کو شکست دو۔ وہ ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر نکلا۔ اس زمانہ کا ساٹھ ہزار آجکل کے ساٹھ لاکھ کے برابر تھا اور مسلمان کل بارہ ہزار تھے وہ بڑے گھبرائے کہ ہم اتنے تھوڑے لشکر کا کس طرح مقابلہ کریں گے۔

حضرت ابو عبیدہؓ

نے خالدؓ بن ولید کو بلوایا اور کہا کہ ہم کل اس لشکر پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ تم اندازہ لگاؤ کہ ہم اس کے مقابلہ میں کتنے ہزار آدمی بھجوائیں۔ انہوں نے کہا۔ حضور یہ کیا کر رہے ہیں۔ اس طرح تو دشمن دلیر ہو جائے گا۔ اور سمجھے گا کہ میری بڑی طاقت ہے۔ آپ ساٹھ ہزار کے مقابلے میں صرف ساٹھ آدمی بھجوائیے۔ اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی خواہش کے مطابق ان میں سے ساٹھ آدمی چن لوں۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے اس کی اجازت دے دی۔ اور انہوں نے ساٹھ بہادر مسلمان چن لئے۔ اور ان سب کو کہہ دیا کہ دیکھو تمہاری موت کے ساتھ اس وقت

اسلام کی زندگی

وابستہ ہے تم تیر کی طرح دشمن کی فوجوں میں گھس جاؤ۔ اور ہامان جس ہاتھی پر سوار ہے اس پر حملہ کر کے ہامان کو گرا دو۔ جب کمانڈر انچیف مارا گیا تو باقی فوج خود بخود پیچھے ہٹ جائیگی چنانچہ وہ تیر کی طرح فوجوں میں گھس گئے اور انہوں نے اس ہاتھی پر حملہ کر دیا۔ جس پر ہامان سوار تھا اور اسے مار کر گرا دیا۔ بے شک اس حملہ کے نتیجہ میں مسلمانوں کے بارہ تیرہ آدمی میدان جنگ میں ہی مارے گئے۔ اور قریباً بیس آدمی ایسے خطرناک زخمی ہوئے کہ جنگ کے خاتمہ پر ان میں سے بھی اکثر شہید ہو گئے مگر۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کفار کا لشکر بھاگ گیا اور دو سو میل پیچھے جا کر اس نے دم لیا۔ اس جنگ میں حضرت عکرمہؓ جو ابوجہل کے بیٹے تھے مارے گئے۔ اور اس جنگ میں حضرت فضلؓ جو عبداللہ بن عباس کے بڑے بھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے مارے گئے۔

تاریخ میں لکھا ہے

کہ جنگ کے بعد ایک مسلمان سپاہی اپنی چھاگل میں پانی بھر کر ان زخمی صحابہ کے پاس پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ حضرت عکرمہؓ کی حالت بڑی نازک ہے۔ اور پیاس کی شدت کی وجہ سے وہ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے میں آگے بڑھا اور میں نے کہا۔ آپ کو سخت پیاس محسوس ہو رہی ہے۔ میرے پاس پانی موجود ہے آپ کچھ پانی پی لیں۔

تاکہ آپ کو سکون محسوس ہو۔ انہوں نے کہا میں تو بہت بعد میں اسلام لایا ہوں میرے ساتھ ہی ایک ایسا مسلمان زخموں سے چور پڑا ہے جو مجھ سے پہلے اسلام میں داخل ہوا تھا اس لئے

پہلے اسے پانی پلاؤ

اور پھر میرے پاس آؤ۔ جب وہ پانی لے کر اس کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگا میرے پہلو میں فلاں مخلص صحابی پڑا ہے اور اسے بھی پیاس کی شدید تکلیف ہے میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میں پہلے پانی پی لوں اور وہ صحابی رہ جائیں اس لئے پہلے ان کے پاس پانی لے جاؤ۔ وہ پانی لے کر ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے میرے پہلو میں حضرت فضل پڑے ہوئے ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ پہلے انہیں پانی پلاؤ۔ جب تک وہ پانی نہ پی لیں۔ میں پانی نہیں پی سکتا۔ وہ سات زخمی صحابہ تھے۔ جو میدان جنگ میں پیاس کی شدت اور زخموں کی تکلیف سے تڑپ رہے تھے۔ مگر ان میں سے ہر ایک نے یہی کہا کہ جب تک میرا ساتھی پانی نہ پی لے میں پانی نہیں پی سکتا۔ جب وہ آخری صحابی کے پاس پہنچا تو وہ فوت ہو چکے تھے اور جب وہ لوٹ کر دوسروں کے پاس آیا تو وہ بھی فوت ہو چکے تھے۔ اب دیکھو یہ لوگ بے شک مارے گئے لیکن وہ اپنی موت سے مسلمانوں کو سینکڑوں سال تک

حکومت پر قائم کر گئے

ایک ایسی جنگ میں جس میں دشمن کا ساٹھ ہزار لشکر سامنے تھا۔ پندرہ بیس مسلمانوں کا مارا جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن انہوں نے مر کر چار سو سال تک مسلمانوں کی حکومت قائم کر دی اور آخر حضرت عباسؓ کے خاندان میں بھی حکومت آئی اور عباسی حکومت بڑی شان سے قائم ہوئی۔ مگر بعد میں جب مسلمان ناچ گانوں میں مشغول ہو گئے جب انہوں نے رنگ رلیاں منانی شروع کر دیں جب وہ شرابیں پینے لگ گئے۔ جب وہ عیاشی میں مبتلا ہو گئے اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اسحاق موصلی بڑا اچھا گانے والا ہے۔ فلاں کنچنی خوب ناچتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کی تباہی کے لئے ہلاکو خان کو بغداد پر مسلط کر دیا۔ اور اس نے ایک دن میں ۱۸ لاکھ مسلمانوں کو قتل کیا اور شاہی خاندان کی کوئی ایک عورت بھی ایسی نہ چھوڑی جس کے ساتھ بدکاری

نہ کی گئی ہو۔ اب کجا تو

ان کی یہ حالت تھی

کہ روم جیسے بادشاہ کے لشکر کو جو ساٹھ ہزار کی تعداد میں تھا مسلمانوں کے صرف ساٹھ آدمیوں نے شکست دے دی۔ اور کجا یہ حالت ہوئی کہ ہلاکو خان چند ہزار کا لشکر لے کر آیا اور لاکھوں مسلمان اس کے آگے آگے بھاگتے پھرے اور اس نے ۱۸ لاکھ آدمیوں کو قتل کر دیا غرض جب تک اللہ تعالےٰ مدد کرتا ہے فتوحات حاصل ہوتی جاتی ہیں۔ اور جب اللہ تعالےٰ کی مدد کم ہو جاتی ہے۔ تو فتوحات بھی کم ہو جاتی ہیں۔ ہماری

جماعت کے دوستوں کو بھی چاہیئے

کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی مدد مانگتے رہا کریں اور پاکستان کے سپاہیوں کو بھی چاہیئے کہ وہ دعاؤں اور ذکر الٰہی سے کام لیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی نصرت کو کھینچنے کی کوشش کریں۔ آجکل اخباروں میں میں دیکھتا ہوں کہ بڑا شور مچا ہوا ہے۔ مگر میں مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ نعروں سے کچھ نہیں بنتا۔ اگر تم نے نعرہ ہی مارنا ہے تو تم انسانوں کے سامنے نعرہ نہ مارو بلکہ خدا کے سامنے نعرہ مارو اور اس کے حضور گریہ وزاری سے کام لو جب تم خدا کے سامنے جھکو گے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فرشتے تمہاری مدد کے لئے اتریں گے

بدر کی جنگ میں

کفار مسلمانوں کے مقابلہ میں بھاگ نکلے تو بعض لوگوں نے انہیں طعنہ دیا کہ تم نے کیسی بزدلی دکھائی ہے۔ انہوں نے کہا تمہیں کیا پتہ؟ اس جنگ میں سفید ابلق گھوڑوں پر کوئی عجیب قسم کی مخلوق سوار تھی۔ تلواریں ان کے ہاتھ میں تھیں اور وہ جس پر بھی تلوار چلاتے تھے وہ فوراً کٹ کر دو ٹکڑے ہو جاتا۔ پس ہمارا مقابلہ آدمیوں سے نہیں تھا بلکہ جنات سے تھا اور ہم نے دیکھا کہ وہ ایسی سختی سے تلوار مارتے تھے کہ ان کے ایک ایک وار سے کئی کئی آدمی کٹ جاتے غرض کامیابی اسی صورت میں آتی ہے جب آسمان سے اللہ تعالےٰ کے فرشتے اتریں اور وہ مدد کریں۔ پس اللہ تعالےٰ کے حضور گرنا چاہیئے۔ اور اسی سے مدد مانگنی چاہیئے کہ یہی ہماری کامیابی کا اصل ذریعہ ہے۔

قربانیوں کی رقوم کی تازہ فہرست

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

۱۔ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب چک ۹۶ گ ب جڑانوالہ بذریعہ منشی بشیر احمد صاحب ۲۵/-/-
۲۔ خواجہ محمد احمد " شمس صاحب جڑانوالہ ۳۰/-/-
۳۔ ڈاکٹر کرنل محمد ابراہیم صاحب کراچی ۱۰/-/-
۴۔ " " از طرف عباس بن عبدالقادر صاحب ۱۰/-/-
۵۔ میاں دوست محمد صاحب بجلی والے بنوں ۱۰/-/-

مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۸/۷/۲۷

مقامِ محمود

اختر گوبندپوری

راہِ الفت کی حسیں راہگزار دل کی قسم
تو ہے قندیلِ وفا چاند ستاروں کی قسم

تیرے ہی فیض سے ایمان ہوا ہے تازہ
مجھ کو تقدیس کے رخشندہ اشاروں کی قسم

تجھ سے زندہ ہوئے اے ابنِ مسیحا ہم لوگ
روحِ ایمان کے تابندہ ستاروں کی قسم

تجھ سے قوموں کو ملیں گے کئی ابوابِ کرم
حسنِ برکات سے معمور نظاروں کی قسم

پتے پتے سے عیاں ہے ترا اعجازِ حسیں
قدس افروز گلستاں میں بہاروں کی قسم

تیرا یہ دورِ مقدس ہے جہاں کا رہبر
باغِ ہستی کے ضیا بار نظاروں کی قسم

دل کی دنیا ہے تری نگہِ کرم کی محتاج
مسکراتے ہوئے پُر نور اشاروں کی قسم

دوستو آؤ کہ پھر عہد کی تجدید کریں
یعنی افکارِ جہانگیر کی تائید کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم فیصلہ

"عورتوں کی وصیت کیلئے ان کے مہر کو بنیاد رکھا جائے"

(از مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز ربوہ)

مجلس مشاورۃ منعقدہ مارچ ۱۹۵۷ء میں نظارت بہشتی مقبرہ کی طرف سے یہ مسئلہ بغرض فیصلہ پیش ہوا تھا کہ عورتوں کی وصیت کے لئے کچھ نہ کچھ معیار مقرر ہونا چاہیئے یعنی کم سے کم ان کی جائداد کی مالیت مقرر ہونی چاہیئے جس پر وہ وصیت کر سکیں۔ اس مسئلہ کے متعلق مجلس مشاورۃ میں نمائندگان کی طرف سے مختلف آراء اور خیالات کا اظہار کیا گیا تھا۔ ان سے قطع نظر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسئلہ کے متعلق جو ارشادات فرمائے اور آخر میں حضور نے جو فیصلہ فرمایا وہ اخبار الفضل مجریہ یکم مئی ۱۹۵۸ء میں پوری تفصیل کے ساتھ شائع کر دیا گیا تھا۔ لیکن مستورات کی جو وصایا دفتر میں آتی ہیں ان میں اکثر اس فیصلہ کے مطابق لکھی ہوئی نہیں ہوتیں۔ مثلاً مہر کا ذکر نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے تو یہ وضاحت نہیں ہوتی کہ آیا موصیہ وصیت میں درج شدہ مہر کی رقم خاوند سے وصول کر چکی ہے یا نہیں۔ اگر وصول کر چکی ہے تو کیا وہ اس کا حصہ وصیت ادا کرے گی یا وہ مہر کی رقم خرچ کر چکی ہے اور اگر مہر کی رقم ابھی خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے تو اس صورت میں وصیت پر بطور گواہ خاوند کے دستخط ہونے چاہئیں اور اس کے علاوہ وصیت کے ساتھ علیحدہ کاغذ پر خاوند کا تحریری اقرار ہونا چاہیئے کہ مہر کی اتنی رقم میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس میں سے اپنی بیوی (نام   ) کا حصہ وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔

مگر مستورات کی وصیتوں میں ان امور کو بالعموم مدنظر نہیں رکھا جاتا جس کی وجہ سے ایسی وصایا کی وضاحت اور تکمیل کے لئے واپس کرنا پڑتا ہے۔ اور منظوری حاصل کرنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ لہذا حضور کے ارشادات اور فیصلہ کو ایک مرتبہ پھر پوری تفصیل کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ تا کہ وصیت کرنے والی عورتیں اور ان کے خاوند اور عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ اس فیصلہ سے پوری طرح آگاہ ہو جائیں۔ اور نامکمل صورت میں کوئی وصیت دفتر بہشتی مقبرہ میں نہ بھجوائیں۔

حضور نے فرمایا:۔

وضاحت

"میرے نزدیک اگر مہر پر عورتوں کی وصیت کی بنیاد رکھ دی جائے تو یہ سارے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ شریعت نے کہا ہے کہ مہر مرد کی حیثیت کے مطابق مقرر کیا جائے۔ پس میرے نزدیک اگر آپ سب (نمائندگان مجلس مشاورت) مجھ سے متفق ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قاعدہ بنا دیا جائے کہ ہر عورت کی وصیت پر اس کے خاوند کے بھی دستخط لئے جائیں اور یہ شرط کر دی جائے کہ اگر تم نے اپنی بیوی کا مہر ادا کیا تو وصیت کا حصہ ہمیں ادا کرنا .... اگر تم نے اس کی موت کے وقت کہہ دیا کہ اس نے اپنا مہر مجھے معاف کر دیا تھا تو ہم نہیں مانیں گے۔ کیونکہ وصیت کی ادائیگی تمہارے ذمہ تھی۔ اگر تم نے مہر معاف کروا لیا تھا تو تمہارا یہ حق نہیں تھا کہ ہمارا حصہ بھی معاف کروا لو۔ اور نہ اس کا حق تھا کہ ہمارا حصہ تمہیں معاف کرتی .... اگر تم کہو کہ میں نے اسے مہر دے دیا تھا تو اس صورت میں بھی تمہارا کوئی حق نہیں تھا کہ اسے ہمارے روپے دے دیتے .... پس میرے

خاوند ذمہ وار ہے

نزدیک ہر عورت کی وصیت ادا کرنے کا ذمہ دار اس کے خاوند کو قرار دیا جائے۔ اگر عورت اپنا مہر معاف کر دے تو اس کا یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ ہمارا حصہ معاف کر دے۔ اسی طرح اگر خاوند اپنی بیوی سے مہر معاف کرواتا ہے تو اس کا یہ حق نہیں ہوگا کہ ہمارا حصہ معاف کروا لے۔ اور اگر وہ مہر ادا کرے تو ہمارا حصہ اسے ادا نہ کرے۔ بلکہ وصیت کا حصہ ہمیں دے۔ باقی مہر اپنی بیوی کو ادا کرے۔"

ایک سوال کے جواب میں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"اصلاح و ارشاد کے محکمہ کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی تحریک کرتا رہے کہ وہ اپنی جائیداد سے شریعت کے مطابق اپنی لڑکیوں کو حصہ دیا کریں۔ اگر کسی نے اپنی لڑکی کو حصہ دیا ہوگا تو وہ بیوہ بھی ہوگی تو صاحب جائداد ہوگی اگر کسی نے اپنی بیوی کو حصہ دیا ہوگا یا اس کے مرنے کے بعد اس کی اولاد نے اپنی ماں کو اپنے باپ کی جائیداد سے حصہ دیا ہوگا تب بھی وہ صاحب جائیداد ہوگی۔ بہرحال یہ جھگڑا ختم ہو جاتا ہے کہ ہم عورت کی وصیت کا کوئی معیار مقرر کریں۔ جائیداد کی تعیین کے لئے ہمیں فکر نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ تعیین وہی درست ہے جو خاوند نے کر دیا ہے۔ اور جو خود عورت نے کر دیا ہے وہ ہے۔ خواہ مخواہ جھگڑا کرنے اور بات کے کریدنے کی ضرورت نہیں ....

بہرحال میری تجویز یہ ہے کہ اگر آپ لوگ متفق ہوں تو فی الحال یہ تجویز کر دیا جائے کہ عورتوں کا مہر ان کی جائیداد سمجھ لیا جائے۔ اس کے علاوہ کسی عورت کی اگر کوئی اور جائیداد بھی ہو تو وہ بھی وصیت میں لکھوا دی جائے لیکن اگر وہ کہہ دے کہ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں تو ہمیں کرید کی کوئی ضرورت نہیں۔ مہر وہ چیز ہے جو خدا تعالیٰ نے مقرر کی ہے۔ اگر وہ کہے میرا مہر کوئی نہیں تو ہم کہیں گے کہ تیرا نکاح بھی کوئی نہیں۔ پس یا تو اسے اپنا مہر بتانا پڑے گا یا خاوند سے بھی طلاق لینی پڑے گی اس کے سوا کوئی اور صورت نہیں ہوگی۔ بہرحال جو چیز خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے آسان کر دی ہے اس کے لئے ہمیں سرگرداں ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو بتا دیا ہے کہ مہر ضروری ہے اور مہر ایک ایسی جائداد ہے جس کو کوئی چھپا نہیں سکتا۔ اگر کوئی اسے چھپائے گا تو اس منافقت میں تین آدمی شامل ہوں گے۔ ایک تو قاضی ہوگا ایک خود عورت ہوگی اور ایک اس کا خاوند ہوگا۔ اب یہ کہنا کہ سارا کنبہ ہی منافقوں کا ہے یہ ناجائز بات ہے اتنی بدظنی کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں عورت جو مہر بتائے ہمیں وہ تسلیم کر لینا چاہیئے اور اس کے خاوند سے وصیت کے فارم پر دستخط لے لینے چاہئیں اور تحریر لکھوانی چاہیئے کہ میں اپنی عورت سے مہر بخشواؤں گا نہیں اور اگر بخشواؤں گا تو وصیت کا حصہ خود ادا کر دوں گا۔ اور اگر میری بیوی خود اپنا مہر معاف کرے گی تو میں اسے بھی سمجھاؤں گا کہ بی بی تیرا حق وصیت کا حصہ کاٹ کر باقی مہر معاف کرنے کا ہے اس سے زیادہ نہیں اور اگر بالفرض وہ سمجھانے کے باوجود بھی معاف کر دے گی تب بھی میں اسے معاف نہیں سمجھوں گا اور وصیت کا حصہ ادا کر دوں گا اور اگر میں اپنی بیوی کو اس کا مہر دوں گا تو میں خود اس بات کا ذمہ وار ہوں گا کہ مہر سے وصیت کا حصہ کاٹ کر اسے دوں۔"

غیر شادی شدہ عورت کی وصیت

"ایک سوال لجنہ نے کیا ہے کہ اگر وصیت کے لئے مہر کی شرط کی گئی تو غیر شادی شدہ عورتوں کی وصیت کے متعلق کیا ہوگا؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ غیر شادی شدہ عورت جو بھی اپنی جائداد بتائے گی ہم اسے تسلیم کر لیں گے۔ اگر وہ کہے گی کہ میرے پاس ایک روپیہ ہے تو ہمارا فرض ہوگا کہ اس ایک روپیہ کو ہی تسلیم کریں۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ غیر شادی شدہ رہنا منع ہے۔ آخر دو چار سال تک تو وہ غیر شادی شدہ رہے گی لیکن اس کے بعد وہ بہرحال شادی کرے گی اور جب وہ شادی کرے گی تو مہر والی صورت پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ وصیت کی ایک شق یہ بھی ہے کہ اگر کوئی جائداد آئندہ ثابت ہوگی تو اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ ہاں اگر کوئی عورت یہ کہے کہ میں مرنے تک شادی نہیں کروں گی تو یہ درست نہیں ہوگا۔ بہرحال لجنہ کے سوال کا جواب میں نے دیدیا ہے۔ کہ غیر شادی شدہ عورتیں ہمیشہ غیر شادی شدہ نہیں رہیں گی۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایک دو سال کے بعد ہی ان کی شادی ہو جائے۔ اگر خدانخواستہ ایسا حادثہ پیش آ جائے کہ کوئی لڑکی وصیت کرنے کے بعد بغیر شادی کے فوت ہو جائے تو وہ چاہے ایک روپیہ وصیت میں لکھوائے ہم بہرحال اسے تسلیم کریں گے۔ کیونکہ اس نے اپنے اخلاص کا ثبوت دیدیا۔ ہمارا کوئی حق نہیں کہ اس کی وصیت کو رد کریں۔"

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

ضروری اعلان

چندوں کے بقایا جات کی معافی یا شرح چندہ میں کمی کی درخواستوں کی منظوری کا کام نظارت بیت المال کے سپرد ہے۔ لیکن مشرقی پاکستان کی بعض جماعتیں اور احباب ایسی درخواستیں براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیتے ہیں۔ وہاں سے یہ تمام درخواستیں مناسب کارروائی کے لئے نظارت بیت المال میں بھجوا دی جاتی ہیں۔ اس طرح خواہ مخواہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔

لہٰذا تمام جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ایسی درخواستیں نظارت بیت المال کو بھجوائی جاویں۔ نظارت بیت المال ان درخواستوں پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ہی فیصلے کرتی ہے اور ہمیشہ ہمدردانہ رویہ اختیار کرتی ہے۔ اگر کوئی جماعت نظارت بیت المال کے فیصلہ پر مطمئن نہ ہو تو نظارت علیا کی وساطت سے صدر انجمن احمدیہ میں اپیل کی جا سکتی ہے اور اگر صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ سے بھی کسی جماعت کو اطمینان نہ ہو سکے تو صرف اس صورت میں کوئی معاملہ حضور تک لیجانا چاہیئے۔ ورنہ ہر دوست کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے انتظامیہ و دفتری معاملات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وقت ضائع کرنے سے پرہیز کرے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

المصلح کا مسیح موعودؑ نمبر

مجلس انصار اللہ کراچی "المصلح" "کا مسیح موعود نمبر" ماہ جولائی میں شائع کر رہی ہے۔ جس میں سلسلہ کے جلیل القدر اصحاب کے مضامین شائع ہوں گے۔ تمام مضمون نگار حضرات کی خدمت میں فرداً فرداً یہ فہرست بھجوائی جا چکی ہے۔ اب اس اعلان کے ذریعہ ان سے درخواست ہے کہ بہت جلد وہ اپنے مضامین ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔ نیز اس نمبر کی افادیت کے پیش نظر احباب جماعت سے بھی درخواست ہے کہ جو احباب اپنے لئے اور تبلیغی اغراض کے لئے یہ نمبر حاصل کرنا چاہیئں۔ "مجلس انصار اللہ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی" کو مطلع فرما دیں۔

(مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

ترسیل چندہ انصار میں سستی نہ ہونی چاہیئے

بعض عہدیداران انصار کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ انصار کا فراہم شدہ چندہ بروقت نہیں بھجواتے۔ بلکہ اکٹھا کرتے رہتے ہیں۔ جب خیال آتا ہے بھجوا دیتے ہیں۔ لیکن یہ طریق مناسب نہیں۔ اس سے مرکزی کاموں میں جو تنظیم انصار کے ماتحت جاری کئے ہوئے ہیں۔ دیر بروقت اور باقاعدہ نہ پہنچنے کی وجہ سے روکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے زعماء صاحبان انصار کو چاہیئے کہ فراہم شدہ چندہ ماہ بماہ بھجوانے کا انتظام فرما دیں۔ سوائے ایسی زمیندار جماعتوں کی مجالس انصار کے جن کے ارکین انصار کاشتکار یا زمیندار ہونے کی وجہ سے اپنا چندہ فصل پر ہی ادا کر سکتے ہوں۔ ان کا چندہ فصل وار بھجوایا جا سکتا ہے ورنہ ماہ بماہ چندہ وصول کر کے بھجوا دینا نہایت ضروری ہے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت کارکنان

۱۔ ربوہ کے ایک دفتر میں ایک تجربہ کار کارکن کی فوری ضرورت ہے جو دفتر کے سپرنٹنڈنٹ کے طور پر کام کر سکے۔ یہ آسامی فی الحال صرف ایک ماہ کے لئے ہے جو صاحب کام کرنا چاہیں وہ خاکسار کے دفتر میں اپنی درخواستیں مع تفصیل تجربہ ارسال فرما دیں۔

۲۔ ایک نوجوان مستعد حاضر باش کارکن کی ایک دفتر میں ضرورت ہے۔ جس کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ بھی ہو۔ اور ذہین ہونے کے علاوہ Resourceful بھی ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ تمام درخواستیں خاکسار کے دفتر میں بھجوائی جاویں۔ ہر درخواست کے ساتھ پریذیڈنٹ یا امیر مقامی کی تصدیق ضروری ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

الفرقان کا خلافت راشدہ نمبر دس جولائی کو شائع ہوگا

رسالہ الفرقان کا خلافت راشدہ نمبر نیوز پرنٹ کی دقتوں کی وجہ سے جلد شائع نہیں ہو رہا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ دس جولائی کو یہ نمبر پوسٹ ہو سکے گا۔ خریدار حضرات اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ایک احمدی نوجوان کی نمایاں کامیابی

عالمی ادارہ یجنت کے ماتحت، انڈیا، پاکستان، برما، سیلون اور ملایا کے چند منتخب نوجوانوں کو وظائف دیئے گئے تھے تاکہ وہ ڈیزل سے متعلق ایک سال کا تربیتی کورس لے سکیں۔ برما کو اس کا تربیتی سنٹر بنایا گیا تھا۔

مغربی پاکستان سے برادرم عبد المغیث خاں صاحب احمدی نے اس تربیتی کورس میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور آج بذریعہ ہوائی جہاز عازم وطن ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں دینی و دنیاوی ترقیات عطا کرے۔ آمین

(خواجہ بشیر احمد جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ برما)

اعلان نکاح

مورخہ ۷ر جون ۱۹۵۵ء بروز جمعۃ المبارک کو جناب مولوی عبد القادر صاحب مربی سلسلہ لاہور نے میرزا محمد سردار صاحب ولد جان محمد صاحب قوم مغل لاہور کا نکاح ثانی مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر حمیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام میراں صاحب مزنگ لاہور سے پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالےٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے مبارک کرے۔

(عبد الرشید صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے پسرم عزیزم عبد القادر کو اولاد نرینہ کی خوشی دکھائی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ مولود مسعود کی درازیٔ عمر۔ اور نیک صالح ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار سردار مصباح الدین حال چنیوٹ)

چک شیر کا نمبر ۲۷ گ ب ضلع لائلپور میں جلسہ سیرت النبی صلعم

مورخہ ۳۰-۶-۵۵ کو بعد نماز عشاء جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم سید احمد علی صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مربی ضلع لائلپور نے آنحضرتؐ کی سیرت طیبہ پر تقریر کی۔ آپ نے اسلام اور دیگر مذاہب کا مقابلہ کر کے اسلام کے پانچ فضائل بیان فرمائے سامعین شروع سے آخر جلسہ تک یکساں دلچسپی سے تقریر کو سنتے رہے۔ آخر میں بعض احباب نے سوال کئے جن کے جواب دئے گئے۔ اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ بابرکت ختم ہوا

(خاکسار رائے سردار علی کنڈل سکرٹری جماعت احمدیہ چک شیر کا نمبر ۲۷ ضلع لائلپور)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ لمبا عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(فتح محمد شریا از کراچی)

اہم اور مفید معلومات

دُنیا کی دوسری سب سے بڑی دوربین

سان فرانسسکو سے ۵۰ میل دور جنوب مشرق میں کوہ ہیملٹن کی چوٹی پر کیلیفورنیا یونیورسٹی کی رصدگاہ ہے جو "لِک آبزرویٹری" کے نام سے موسوم ہے یہاں حال ہی میں دنیا کی دوسری سب سے بڑی دوربین کا افتتاح کیا گیا۔ یہ دوربین انعکاسی قسم کی ہے اور اس کا فریم ۵۰ فٹ لمبا ہے۔ اس کا وزن کم و بیش ۱۴۵ ٹن ہے اس میں ۱۲۰ انچ قطر کا انعکاسی شیشہ لگا ہوا ہے جو چار ٹن وزن کے ڈھلے ہوئے ایک شیشے سے بنایا گیا ہے اس شیشے کے تیار کرنے میں دس سال صرف ہوئے۔ دنیا کی سب سے بڑی دوربین بھی کیلیفورنیا میں ہی ہے جو کوہ "پیلومار" پر نصب ہے۔ اس انعکاسی دوربین کا شیشہ ۲۰۰ انچ قطر کا ہے توقع ہے کہ مذکورہ بالا نئی دوربین ۹۰ کروڑ نوری سال تک فاصلے تک کی چیزیں دیکھ سکے گی۔ اس کے مقابلہ میں کوہ "پیلومار" کی دوربین دو ارب نوری سال تک سے آنے والی روشنی کو محسوس کر لیتی ہے۔ رصدگاہ "لک" کے ناظم ڈاکٹر سی۔ ڈی۔ شین کے بیان کے مطابق مذکورہ دوربینوں سے ہماری کہکشاں یا کائنات کی طرح نہایت دور دراز فاصلوں کی دوسری کہکشاؤں کے مطالعہ کے لئے ایک مشترکہ پروگرام مرتب کیا گیا ہے جس کے تحت کوہ "ہیملٹن" اور کوہ پیلومار کی رصدگاہیں ایک دوسرے سے تعاون کریں گی۔

تصویر میں لِک آبزرویٹری کی نئی دوربین کے افتتاح کی تقریب کے موقع پر رصدگاہ کے دو انجنیئروں ڈاکٹر میسال نکولاسس جو انگلی سے اشارہ کر رہے ہیں اور وی جے لوڈن کو دکھایا گیا ہے

پودوں کیلئے طاقت بخش دوا

امریکہ کی ربر کمپنی کے محققین نے ایک ایسی طاقت بخش دوا تیار کی ہے جو انسانی استعمال کی مقوی دواؤں کی طرح ہے۔ لیکن اس کا استعمال انسان کی جگہ پودوں پر کیا جاتا ہے۔ اس دوا کا نام "ڈووا سٹ۔ ٹو نٹی ڈ بلو" ہے۔ یہ دوا ڈاکٹر اے این اسمتھ اور ڈاکٹر البرٹ فلڈمان کی رہنمائی میں ربر کمپنی کی ایک جماعت نے تیار کی ہے اور پودوں پر اس وقت استعمال کرنے کے لئے ہے۔ جب وہ پودے پانی کی کمی اور بارش کی زیادتی سے متاثر ہو گئے ہوں۔

ڈاکٹر اسمتھ اور ڈاکٹر فلڈ مان نے بتایا ہے کہ تجربوں کے بعد ظاہر ہو گیا ہے کہ اگر یہ دوا طرح استعمال کی جائے تو پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ پھول آتے وقت اگر اس دوا کو پودوں پر چھڑک دیا جائے۔ تو ہالیدگی کے ناموافق حالات کے باوجود پھول پورے طور پر برقرار رہیں گے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے۔ کہ پودا اگر کچھ ہی ہفتہ کا ہو تو اس دوا کے چھڑکنے سے دو گنے سے زیادہ پھول آئیں گے کھیتوں پر اس دوا کے تجربات سے "لیما" سیم کی کاشت میں تقریباً نوے فیصدی اضافہ ہوا، شاہ دانے کے درختوں میں دو نے پھل آئے، سنتروں کی کل پیداوار پر ایک تہائی اضافہ ہوا اور کپاس کی پیداوار دس سے کم تیس فیصدی تک بڑھ گئی۔

کھاری پانی کو میٹھا بنانے کا کارخانہ

امریکہ کا محکمہ داخلہ سمندری پانی کو پینے کے لائق بنانے کی غرض سے جزائر ورجن (کیربین سمندر میں واقع چھوٹے چھوٹے جزیروں کے ایک مجموعہ) پر مغربی دنیا کا سب سے بڑا کارخانہ تعمیر کرنے کی فکر کر رہا ہے سینٹ ٹامس جو ان جزیروں کا ایک خاص اور دوسرا سب سے بڑا جزیرہ ہے اور جو روز بروز سیاحوں کا پسندیدہ مرکز ہوتا جا رہا ہے۔ وہاں بھی میٹھے پانی کی فراہمی اسی کارخانے کے ذریعہ کی جا سکے گی۔ کیونکہ سیاحوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے یہ خطرہ پیدا ہو رہا ہے کہ جس صاف اور میٹھے پانی پر اب تک جزیرہ کی آبادی کا انحصار تھا اس کی مقدار میں کمی ہو جائے گی۔ مگر یہ نیا کارخانہ ایسے پیمانے پر بنایا جائے گا کہ جو جزیرے کی بڑھتی ہوئی آبادی۔ سیاحوں کی روزافزوں تعداد اور تجارت صنعت و حرفت اور زراعت کی تمام ضروریات کو پورا کر سکے گا۔

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

(مینیجر)

گہری جتائی سے زمین کم کٹتی ہے

ریاستہائے متحدہ کے جنوبی وسطی علاقے کے وسیع و عریض میدانوں (گریٹ پلینز) میں پچھلے چند برسوں سے طویل خشک سالی، طوفانی ہواؤں اور زمین پر ہر قسم کے سائے کے فقدان نے امریکہ کے محکمہ زراعت کے زمین سے متعلق تحقیقات کرنے والوں اور کینساس کے تجرباتی مرکز کے ماہرین کو ہنگامی صورت حال میں زمین کی پرداخت کے ایسے طریقے معلوم کرنے پر مجبور کیا جن پر ہنگامی صورت حال میں عمل کیا جا سکے۔ ان ماہروں کو یقین ہے کہ ان کی تحقیق مشرق قریب۔ مشرق وسطی شمالی افریقہ۔ آسٹریلیا اور جنوبی اور وسطی امریکہ کے علاقوں کے لئے بھی فائدہ مند ہو گی۔ یہ تحقیق اور اس کے نتائج مختصراً یہ ہیں کہ زمین کی جتائی اس طرح کی جائے کہ مٹی کے بجائے اچھی طرح ٹوٹنے اور باریک ہو جانے کی سطح پر بڑے بڑے ڈھیلے ہو جائیں۔ کیونکہ سطح جس قدر ناہموار ہو گی۔ اتنی ہی اس کی مٹی ہوا کے تھپیڑوں سے کم اُڑے گی۔ اس کام میں بڑے بڑے ڈھیلے اور نالیاں بہت مددگار ثابت ہوئی ہیں۔ لہذا زمین پر جتنے زیادہ ڈھیلے ہوں گے اور جس قدر زیادہ نالیاں بنی ہوں گی اور اس کی سطح جس قدر ناہموار ہو گی اسے اس کے کٹنے کے امکانات اسی قدر کم ہوں گے۔

تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ زمین کی نمی کا لحاظ رکھتے ہوئے اگر نیوں سے نو انچ تک گہرا ہل چلایا جائے تو بہت اچھے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ ایک موسم میں ایک دفعہ سے زیادہ یا کچھ سالوں میں کئی کئی بار اس ترکیب پر عمل نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ ترکیب محض عارضی ہے اور صرف ہنگامی حالات کے لئے اس کی سفارش کی گئی ہے امریکی محکمہ زراعت (یو۔ ایس۔ ڈی۔ اے) اور کینساس کے مرکز کے ماہرین کی مشترکہ تحقیق کے نتیجہ میں معلوم ہوا ہے کہ گہری جتائی کے موثر نتائج اوزاروں کے انتخاب کام کی رفتار نالیوں کی ایک دوسرے سے دوری اور جتائی کی گہرائی پر مبنی ہے ان کے آپس میں تعلق کے علاوہ زمین کی قسم اور اس کی نمی کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

زرعی انجنیئر این۔ پی۔ وڈرف اور یو۔ ایس۔ ڈی۔ اے کے نیچے کے ماہرین۔ ڈبلیو۔ ایس چیپل اور آر۔ ڈی۔ فلچ نے دو سال میں کینساس کے مرکز کے زمین سے متعلق حلقے کے ساتھ ایک مختلف حالات میں ہلوں کے مختلف پھلوں سے جتائی کرنے کے تجربات کئے۔ انہیں مختلف قسم کی زمینوں پر باریک پھل۔ بطخ کے پیر جیسے پھل اور ایسے پھل والے ہلوں کے استعمال سے جن سے دونوں جانب مٹی گرتی جاتی ہے، خاطر خواہ نتائج حاصل ہوئے ان کی تحقیق و تجربے سے معلوم ہوا کہ اوسط درجے کے ڈھیلے رکھنے والی پولی مٹی کو توڑنے کے لئے بطخ کے پیر والا پھل سب سے زیادہ مناسب ہے۔ باریک پھل والا ہل ایسی سخت و تختہ زمین توڑنے کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہے جس میں چکنی مٹی کا جزو زیادہ ہو۔ جہاں ٹریکٹر سے جتائی کرنا اور اس کی رفتار دو میل فی گھنٹہ سے بھی کم ہوتا کہ کافی گہری جتائی ہو سکے یا ٹریکٹر کم طاقت والا ہو یا مٹی ریتلی اور پولی ہو وہاں باریک پھل کام نہیں دیتا بلکہ ایک ایسا پھل اچھا کام دیتا ہے۔ جس سے مٹی دونوں جانب گرتی جاتی ہے۔

عام طور سے زیادہ طاقت والا ٹریکٹر جس کی رفتار ساڑھے تین میل فی گھنٹہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس سے سطح اتنی زیادہ ناہموار ہو جاتی ہے کہ زمین کے کٹاؤ کا خطرہ نہیں رہتا۔ یوں تو پاس پاس بنی ہوئی نالیاں اور ڈھیلے زیادہ کارآمد ثابت ہوئے ہیں مگر ہوا سے کٹاؤ کی عام حالتوں میں فاصلہ پر بنی ہوئی نالیاں بھی خصوصاً اونچی زمین کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ یہ بات اس تحقیق کے نتیجہ میں معلوم ہوئی کہ باریک پھل کے لئے پانچ گھوڑوں کی طاقت والے ٹریکٹر کی ضرورت ہے۔ اور نالیاں بھی بجائے ۱۴ انچ کے ۲۷ انچ دور رکھنا پڑتی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض مخصوص قسم کی زمین پر درمیان میں زیادہ فاصلہ والی جتائی نہایت ضروری ہے۔ اور جب فاصلہ پر نالیاں رکھنا ضروری قرار پایا تو بجائے باریک پھل کے بطخ کے پیر والے پھل زیادہ بہتر ثابت ہوں گے۔ تاکہ بڑے بڑے ڈھیلے کافی تعداد میں اوپر آ جائیں۔

دوسری تدبیروں کے مقابلہ میں تین سے نو انچ گہرائی تک کی ناہموار جتائی زیادہ کارآمد نہیں ہوتی۔ ان ہی نتائج کے پیش نظر ہوا کے کٹاؤ سے بچنے کے لئے کاشتکاروں کو جتائی کے مذکورہ بالا طریقے اصول اختیار کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ حاجی احمد بخش صاحب جنہوں نے ابھی حال میں بیعت کی ہے انکی سخت مخالفت ہو رہی ہے احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ نیز ان کا نواسہ بیمار ہے اس کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرماویں۔

۲۔ محترم عزیز محمد خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ بہاولپور آجکل بعض مشکلات میں ہیں احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے اور انکی مشکلات کو دور کرے۔ آمین۔ (مہاشہ محمد عمر مربی سلسلہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

میری خالہ امتہ الرشید صاحبہ بعمر ۲۲ سال اوکاڑہ میں تقریباً ایک ماہ ٹائیفائڈ سے بیمار رہکر ۱۸ جون ۱۹۵۸ء کی شام کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (احمد زمان ابن حافظ محمد رمضان صاحب ربوہ)

نمایاں کامیابی

یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ محترم مولنا جلال الدین صاحب شمس کے صاحبزادے عزیزم صلاح الدین صاحب شمس نے ہارڈ پروفیشنل ایم بی بی ایس کے امتحان میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں سے بہت اچھے نمبروں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی الکے لئے اور سلسلہ کیلئے مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم فیصلہ

(بقیہ صفحہ ۵)

ایک اور سوال ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ:۔

"جس عورت نے مہر وصول کر لیا ہوگا وہ جب وصیت کرے گی اور کہے گی کہ میں مہر لے چکی ہوں۔ تو ہم کہیں گے کہ وصیت کرنے آئی ہو تو اپنے مہر سے ہمارا حصہ ادھر لاؤ۔ اور اگر وہ کہے کہ میں مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں تو ہمیں بہرحال اس پر اعتبار کرنا پڑے گا .... اگر کوئی عورت کہتی ہے کہ میں نے مہر وصول کر کے خرچ کر لیا ہے حالانکہ اس نے خرچ نہیں کیا تو وہ جھوٹ بول کر اپنا نقصان آپ کرے گی۔ ہمارا اس میں کیا نقصان ہے"

رائے شماری حضور نے مندرجہ بالا تقریر کے بعد فرمایا:

"بہرحال جو دوست اس تجویز کے حق میں ہوں کہ عورتوں کی وصیت کے لئے ان کے مہر کو بنیاد رکھا جائے اور ان کے خاوندوں سے بھی حصہ وصیت کی ادائیگی کے لئے عہد لے لیا جائے وہ کھڑے ہو جائیں"۔

حضور نے فرمایا:۔

فیصلہ "چونکہ اکثریت نے اس کی تائید کی ہے۔ اس لئے میں بھی اکثریت کی رائے کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی اور تجویز پیش ہوئی۔ تو وہ اگلی شوریٰ میں آجائے گی۔ یار زندہ صحبت باقی"۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے ـــــ ڈویژنل آفس ملتان

ٹنڈر نوٹس

جناب ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان کو ۲۸ کلاس اینٹ مطابق نمونہ ریلوے بدوران سال ۱۹۵۸-۵۹ء مندرجہ ذیل سٹیشنوں کے لئے تازہ شیڈول ریٹ کے مطابق سربمہر ٹنڈر ۹ رجولائی ۱۹۵۸ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک درکار ہیں۔
آمدہ ٹنڈر اسی دن حاضرین کے سامنے ۱½ بجے کھولے جائیں گے۔

[illegible]	سب ڈویژن	تخمینہ اینٹ	زرضمانت
ا۔ ڈیرہ نواب صاحب	خان پور	۱۲ لاکھ اینٹ	۱۰۰۰ روپیہ
ب۔ بغداد	بہاول نگر	۶ " "	۶۰۰ "
ج۔ ملتان	بھکر ملتان	۲۰ " "	۱۰۰۰ "
د۔ منٹگمری	خانیوال	۱۸ " "	۱۰۰۰ "

نوٹ۔ ہر ایک سٹیشن کے لئے علیحدہ علیحدہ سٹیشن ٹنڈر یعنی ا۔ ب۔ ج۔ د درج کر کے پیش کئے جانے چاہئیں۔

۲۔ ٹنڈر مقررہ فارموں پر پیش کئے جانے چاہئیں۔ جو میرے دفتر سے ۹ رجولائی کے ۱۰.۰۰ بجے صبح تک (بحساب ایک روپیہ فی فارم منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے اور ۴.۰۰ روپیہ فی فارم غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے) مل سکتے ہیں۔

۳۔ وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں اپنے ٹنڈروں کے ساتھ اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق کسی گزیٹڈ آفیسر سے مصدقہ سرٹیفکیٹ بھی پیش کریں۔ ایسے ٹنڈر جو مفصل نہیں ہوں گے نامنظور کر دیئے جائیں گے۔

۴۔ مفصل شروط و ہدایات میرے دفتر سے درخواست کرنے پر مل سکتے ہیں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان ۲۲۵-W.۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴